السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام نے جماعت کرائی نماز ختم کرنے کے بعد اس کو خیال آیا کہ اس نے بے وضو نماز پڑھائی ہے ایسی صورت میں مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں صرف امام نماز دہرائے یا مقتدی بھی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس مسئلہ میں ائمہ مختلف ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وامام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی ان کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ صرف امام کی نماز باطل ہوئی اس لیے فقط وہی نماز دہرائے۔ یہ تینوں امام اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان اخطئوا فلکم وعلیھم (احمد وبخاری) قال فی المنتقی وقد صح عن عمر انہ صلی بالناس وھو جنب ولم یعلم فاما دولم یعیدوا وکذلک عثمان وروی عن علی من قولہ رضی اللہ عنہ انتہیٰ قال الحافظ وفی روایۃ لاحمد فان اصابوا الصلوٰۃ لوقتھا واتموا الرکوع والسجود فھی لکم ولھم فھذا یبین ان المراد ما ھو اعم من اصابۃ الوقت قال ابن المنذر ھذا الحدیث یرد علی من زعم ان صلوٰۃ الامام اذا فسدت فسدت صلوۃ من خلفہ قال الشوکانی قولہ وان اخطئوا ای ارتکبوا الخطیئۃ ولم یرد الخطاء المقابل للعمد لانہ لا اثم فیہ واستدل بہ البغوی علی انہ یصح صلوۃ المامومین اذا کان اما مھم محدثا وعلیہ الاعادۃ قال فی الفتح واستدل بہ غیرہ علی اعم من ذلک وھو صحۃ الائتمام بن یخل بشئ من الصلوٰۃ وکنا کان او غیرہ اذا اتم الماموم وھو وجہ للشافعیۃ بشرط ان یکون الامام الخلیفۃ او نائبہ والاصح عند ھم صحہ الاقتداء الا لمن علم انہ ترک واجبا ومنھم من استدل بہ علی الجواز مطلقاً قال الشوکانی وھو الظاھر عن الحدیث ویؤیدہ ما رواہ المصنف عن الثلاثۃ الخلفاء رضی اللہ عنہ انتہیٰ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۵۳)

اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کی نماز باطل ہوگئی دونوں کو نماز دہرانی چاہیے دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

«الامام ضامن الموذن موتمن» (احمد ابوداؤد ترمذی، ابن حبان ابن خزیمہ حاکم عن ابی ھریرۃ)

میرے نزدیک ائمہ ثلثہ کا مسلک راجح اور قوی ہے۔ (محدث دہلی جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۸)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 241۔242

محدث فتویٰ